تجلیاتِ صفدر

جلد سوم

مناظرِ اسلام ترجمانِ اہلسنّت وکیلِ احناف
حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی
ترتیب تسہیل وتصحیح
مولانا نعیم احمد
مدرس: جامعہ خیر المدارس ملتان شہر

مکتبہ امدادیہ
ملتان۔ پاکستان فون: ۵۴۴۹۶۵

تجلیاتِ صفدر

جلد سوم

تالیف

مناظرِ اسلام، وکیل اہل السنّت والجماعت

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ

عنوانات وترتیب وتصحیح

مولانا نعیم احمد

اُستاذ جامعہ خیر المدارس ملتان

ناشر

مکتبہ امدادیہ ملتان پاکستان

نام کتاب: تجلیات صفدر (جلد سوم)

مصنف : مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ

مرتب : مولانا نعیم احمد صاحب

مدرس جامعہ خیر المدارس ملتان

کمپوزر : حافظ محمد نعمان حامدؔ

تاریخ اشاعت:

ناشر : مکتبہ امدادیہ، ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان، پاکستان

ملنے کے پتے

مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار لاہور

مکتبۃ العلم، اردو بازار لاہور

اسلامی کتب خانہ، اردو بازار لاہور

کتب خانہ رشیدیہ، راجہ بازار راولپنڈی

	☆ منکرینِ فقہ	۴۷۱
	☆ استنباط، اجتہاد اور تقلید	۴۷۲
	☆ زمانہ خیر القرون گروہ در گروہ	۴۷۳
	☆ حجر پرستی شرک مگر ابن حجر پرستی توحید	۴۷۴
	☆ غیر مقلدیت منصب رسالت پر	۴۷۴
	☆ مقلد پٹے والا اور غیر مقلد بے پٹا کتا بن بیٹھا	۴۷۵
	☆ تقلید کیا ہے؟	۴۷۶
	☆ حسنِ ظن پر تلاوت	۴۷۷
	☆ غیر مقلدوں کا تقلیدی حج	۴۷۷
	☆ غیر مقلدوں کا تقلیدی جنازہ اور بلا جنازہ میت کو قبر میں پھینک آنا	۴۷۷
	☆ غیر مقلد عورت کی اپنے غلام سے صحبت	۴۷۸
	☆ روزہ رکھنے کی بجائے فدیہ دے دینا	۴۷۸
	☆ قرآن کا حال	۴۷۹
	☆ دنیا کا سب سے پہلا گناہ	۴۷۹
	☆ کیا صحابہ کرامؓ مشرک ہو گئے؟	۴۷۹
	☆ سیدنا صدیق اکبرؓ سے تقلید کا ثبوت	۴۸۰
	☆ حضرت عمرؓ سے تقلید کا ثبوت	۴۸۱
	☆ حضرت عثمانؓ سے تقلید کا ثبوت	۴۸۱
	☆ دورِ صحابہؓ میں ایک بھی غیر مقلد نہیں تھا	۴۸۲
	☆ غیر مقلدین خود چھپ کر تقلید کرتے ہیں، کیونکہ بغیر تقلید گزارا نہیں	۴۸۴
	☆ نبی پاک ﷺ پر جھوٹ اور عوام سے فراڈ	۴۸۷
	☆ طبقات غیر مقلدین	۴۹۰
	☆ غیر مقلد وکیل کا بیان	۴۹۱
	☆ نوٹ	۴۹۳

۱۶	غیرمقلدین کی کہانی، اُن کی زبانی اور تقلید بارے اُن کی آراء	۴۹۵
	☆ سوال (ا) اہلحدیث گروہ کے بارے میں وضاحت فرمائیں؟	۴۹۵
	☆ عمل بالحدیث کے بارے ان کی اپنی شہادت	۴۹۶
	☆ ہمارے سب چھوٹے بڑے سرکار انگریز کے خیرخواہ ہیں	۴۹۷
	☆ کافروں سے جہاد حرام اور مسلمانوں میں فساد افتراق فرض	۴۹۸
	☆ ملکہ وکٹوریہ ملکہ معظمہ ہے	۴۹۹
	☆ انگریزی گورنمنٹ ہم پر خدا کی رحمت ہے	۵۰۰
	☆ میاں صاحب کی علمی خیانت	۵۰۱
	☆ غیر مقلدین کی ہٹ دھرمی اور انکارِ حدیث کے حیلے	۵۰۱
	☆ حکومتِ برطانیہ کی طرف سے انعام	۵۰۲
	☆ پیرزال قحبہ کو طلاق	۵۰۳
	☆ اتباع است، نہ تقلید است	۵۰۴
	☆ غیر مقلد بے لگام ہو جاتا ہے	۵۰۶
	☆ تقلید شخصی مباح ہے	۵۰۸
	☆ امام اعظمؒ کی ہی تقلید واجب ہے	۵۱۰
	☆ دور صحابہؓ میں تقلید	۵۱۱
	☆ تابعین و تبع تابعین کے دور میں تقلید شخصی کا وجود	۵۱۲
	☆ ملکہ وکٹوریہ اہل کتاب تھی	۵۱۴
	☆ تقلید بدعت است	۵۱۵
	☆ تقلید بدعت سے بچاتی ہے	۵۱۵
	☆ غیر مقلدیت اور مولانا عبدالحیٔ لکھنوی	۵۱۶
	☆ تقلید فتنوں کا سرچشمہ ہے	۵۱۷
	☆ ایک مناظرہ کی جھلک	۵۱۹
	☆ کٹیفہ	۵۲۰

غیر مقلدین کی کہانی... اُن کی زبانی اور تقلید بارے ان کی آراء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

ایک مسجد میں نماز کے بعد حضرات دینی مسائل پر مولانا صاحب سے کچھ سوالات کر رہے تھے کہ ایک نووارد شخص آیا اور سلام کے بعد بیٹھ گیا اور چند سوالات کی اجازت مانگی۔ اجازت ملنے پر اس نے سوالات کیے جس کے جوابات مولانا نے نہایت مدلل انداز میں بیان فرمائے۔ عوام کے فائدہ کیلئے ہم نے ان کا شائع کرنا مناسب سمجھا۔

سوال (۱)...... مولانا! یہ ایک فرقہ نیا نیا ہمارے علاقہ میں نکلا ہے وہ اپنے کو اہلحدیث کہتا ہے، ان کے بارے میں کچھ فرمایئے۔

جواب...... جی ہاں! یہ ایک نیا فرقہ ہے، اس فرقہ کے جماعتی مورخ مولانا محمد شاہجہانپوری نے ۱۳۱۹ھ بمطابق ۱۹۰۰ء میں ایک کتاب لکھی جس کا نام ''الارشاد الی سبیل الرشاد'' ہے اس میں تحریر فرماتے ہیں '' کچھ عرصہ سے ہندوستان میں ایک ایسے غیر مانوس مذہب کے لوگ دیکھنے میں آ رہے ہیں جس سے لوگ بالکل ناآشنا ہیں، پچھلے زمانہ میں شاذونادر اس خیال کے لوگ کہیں ہوں تو ہوں مگر اس کثرت سے دیکھنے میں نہیں آئے بلکہ ان کا نام بھی ابھی تھوڑے ہی دنوں سے سنا ہے، اپنے آپ کو تو وہ اہلحدیث یا محمدی یا موحد کہتے ہیں مگر مخالف فریق میں ان کا نام غیر مقلد یا وہابی یا لامذہب لیا جاتا ہے'' چونکہ یہ

لوگ نماز میں رفع یدین کرتے ہیں یعنی رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھ اٹھاتے ہیں جیسا کہ تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں، بنگالہ کے لوگ ان کو رفع یدینی بھی کہتے ہیں (الارشاد ص ۱۳ مع حاشیہ)

عمل بالحدیث کے بارے انکی اپنی شہادت:

سوال (۲)......اس کا مطلب ہوا کہ یہ خود اعتراف کرتے ہیں کہ ہم نیا فرقہ بھی ہیں اور فرقہ شاذہ بھی ہیں، اب تو فیصلہ آسان ہے کیونکہ رسول اقدس ﷺ نے خود فرمایا ہے: مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ ۔گویا حدیث پاک کے مطابق یہ ایک دوزخی فرقہ ہے۔مگر یہ فرقہ حدیث کا نام بہت لیتا ہے بلکہ اس کا دعویٰ ہے کہ حدیث کو صرف ہم ہی مانتے ہیں۔

جواب...... یہ دعویٰ اگرچہ اس فرقہ کے جاہل لوگوں میں مشہور ہے مگر فیصلہ تو اس فرقہ کے علماء کا مانا جائے گا، اس فرقہ کے بڑے علماء میں مولانا عبدالجبار غزنوی جن کو یہ امام صاحب کہتے ہیں یہ سید ابوبکر غزنوی بانی جامع ابی بکر گلشن اقبال کراچی کے دادا ہیں اور مولانا عبدالتواب ملتانی جو اس فرقہ کے بہت مایہ ناز مناظر ہوئے ہیں ان دونوں کی شہادت یہ ہے "اور ہمارے اس زمانہ میں ایک فرقہ نیا کھڑا ہوا ہے جو اتباع حدیث کا دعویٰ رکھتا ہے مگر یہ لوگ اتباع حدیث سے کنارے (بہت دور) ہیں جو حدیثیں سلف اور خلف کے ہاں معمول بہا ہیں ان کو ادنیٰ سی قدح اور کمزور سی جرح پر مردود کہہ دیتے ہیں اور صحابہ کے اقوال اور افعال کو ایک بے طاقت سے قانون اور بے نور سے قول کے سبب پھینک دیتے ہیں اور ان (احادیث نبویہ اور فرمودات صحابہؓ) پر اپنے بیہودہ خیالوں اور بیمار فکروں کو مقدم کرتے ہیں اور اپنا نام محقق رکھتے ہیں، حاشا و کلا اللہ کی قسم یہی لوگ ہیں جو شریعت محمدی کی حد بندی کے نشان گراتے ہیں اور ملت حنیفہ (اسلام) کی بنیادوں کو کہنہ کرتے ہیں اور سنت مصطفویہ کے نشانوں کو مٹاتے ہیں اور احادیث مرفوعہ (نبویہ) کو چھوڑ رکھا ہے اور متصل الاسانید آثار (صحابہ) کو پھینک دیا ہے اور ان (فرمودات رسول ﷺ اور ارشادات صحابہؓ) کو دفع کرنے کیلئے وہ حیلے بناتے ہیں کہ جن کے لئے کسی یقین کرنے والے کا شرح

صدر نہیں ہوتا اور نہ ہی کسی مومن کا سر اٹھتا ہے (فتاویٰ علمائے حدیث ج ۷/ص ۷۹، ۸۰) یہ اس فرقہ کی سب سے عظیم کتاب ہے اس پر علامہ احسان الٰہی ظہیر جیسے بڑے بڑے علماء کی تصدیقات ہیں۔

ہمارے سب چھوٹے بڑے سرکار انگریز کے خیر خواہ ہیں:

سوال (۳)...... یہ لوگ اپنے آپ کو سب مذاہب سے آزاد سمجھتے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے جبکہ تمام اہل السنۃ والجماعۃ سلاطین، قضاۃ، محدثین، مفسرین، متکلمین، مجاہدین اور عوام ہمیشہ ایک نہ ایک مذہب کے پابند رہے ہیں جیسا کہ کتب طبقات، طبقات حنفیہ، طبقات مالکیہ، طبقات شافعیہ، طبقات حنابلہ وغیرہ سے ظاہر ہے جبکہ اسلامی تاریخ میں طبقات لامذہبیہ یا طبقات غیر مقلدین نامی کسی کتاب کا وجود نہیں ہے۔

جواب...... برادرم! ان کو مذہبی آزادگی (ترک تقلید) کا حکم نہ خدا تعالیٰ نے دیا تھا نہ رسول اکرم ﷺ نے بلکہ یہ حکم ملکہ وکٹوریہ کی طرف سے جاری ہوا تھا اور انگریزی حکومت میں مذہبی آزادگی (غیر مقلدیت) اور انگریز کی وفاداری یہ لازم ملزوم سمجھے جاتے تھے۔ چنانچہ نواب صدیق حسن خاں لکھتے ہیں ”زمانہ غدر ہندوستان میں ہمارے سب چھوٹے بڑے سرکار انگریزی کے خیر خواہ رہے، اگر کوئی بدخواہ بداندیش سلطنت برٹش کا ہوگا تو وہی شخص ہوگا جو آزادگی مذہب (غیر مقلدیت) کو ناپسند کرتا ہے اور ایک مذہب خاص پر (جو باپ دادوں کے وقت سے چلا آ رہا ہے) جما ہوا ہے۔“ (ترجمان وہابیہ ص ۵) نیز لکھتے ہیں ”کتب تاریخ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو امن و آسائش اور آزادگی کامل (ترک تقلید) ہر مذہب والے کو اس حکومت نے عطا کی ہے جس کا اشتہار بڑی دھوم دھام سے دربار قیصری میں بمقام دہلی مجمع روسا معززین ہند میں رعایا برایا کو سنایا گیا (ترجمان وہابیہ ص ۸ ملخصاً) اور یہ آزادگی مذہبی ہماری عین مراد قانون انگلشیہ ہے۔ (ملخصاً ص ۲۰) آزادگی مذہب (ترک تقلید) بھی عجیب نعمت ہے اور تقلید ایک بڑی بلا ہے اور سبب عداوت حکومت انگلشیہ (ملخصاً ص ۲۸) یہ لوگ اپنے دین میں وہی آزادگی برتتے ہیں جس کا

اشتہار بار بار انگریزی سرکار سے جاری ہوا ہے خصوصاً دربار دہلی سے جو سب درباروں کا سردار ہے اور جو رسائل ردتقلید پر شائع ہوئے وہ شاہد عدل ہیں (ملخصاً ص ۳۲) نیز لکھتے ہیں" اور یہ (اہل السنۃ والجماعۃ حنفی) چاہتے ہیں کہ وہی تعصب مذہبی وتقلید شخصی اور ضد اور جہالت آبائی جو ان میں چلی آتی ہے ان میں قائم رہے اور جو آسائش رعایا ہند کو بوجہ آزادگی مذہب گورنمنٹ نے عطا کی ہے وہ اٹھ جائے اور امن عالم باقی نہ رہے، سارے مسلمان ایک مذہب خاص کے پابند ہوکر خوب اپنا تعصب گورنمنٹ سے ظاہر کریں اور جب موقع پاویں مثل زمانہ غدر کے فساد برپا کریں" (ترجمان وہابیہ ص ۵۶) یعنی تقلید کے سبب مسلمانوں میں جو اتفاق ہے وہ انگریزی حکومت کیلئے سخت خطرہ ہے، ترک تقلید سے مسلمانوں میں افتراق پیدا ہوکر یہ خطرہ ٹل جاتا ہے۔ چنانچہ نواب صاحب نے لکھا" جہاد اور جنگ مذہبی بمقابلہ برٹش گورنمنٹ از روئے شریعت اسلام ممنوع ہے، ایسے لوگ باغیوں کی طرح سزا کے مستحق ہیں، یہ جہاد خلاف سنت وایمان ہے اور خلاف ایمان واسلام کے ہے (ملخصاً ص ۶۱) اور لکھا: دین میں سب فرضوں سے بڑا فرض حاکموں کی اطاعت ہے اور یہ سب واجبوں سے بڑا واجب ہے۔ (ص ۲۹)

کافروں سے جہاد حرام اور مسلمانوں میں فساد افتراق فرض:

سوال (۴)...... اس میں تو صاف اعتراف ہے کہ ترک تقلید کا فتنہ اس لئے اٹھایا گیا کہ کافروں سے جہاد حرام اور مسلمانوں میں فساد اور افتراق پیدا کرنا فرض اور یہ سب کچھ انگریز کو خوش کرنے کیلئے تھا۔

جواب...... جی ہاں! مولانا عطا اللہ حنیف بھوجیانوی کے شاگرد خاص پروفیسر محمد مبارک تحریر فرماتے ہیں" جماعت غرباء اہلحدیث کی بنیاد صرف محدثین کی مخالفت کے مقصد کیلئے رکھی گئی، صرف یہی مقصد نہیں بلکہ تحریک مجاہدین یعنی سید احمد شہید کی تحریک کی مخالفت کرکے انگریز کو خوش کرنے کا مقصد پنہاں تھا۔ اس بنیاد پر جماعت غرباء اہلحدیث باغی جماعت ہے۔ جس کا جماعت اہلحدیث سے کوئی تعلق نہیں بلکہ پوری جماعت مع امام

کے واجب القتل ہے۔ افسوس سید احمد کی تحریک کامیاب ہو جاتی تو ضرور جماعت غرباء اہلحدیث کو مع امام کے قتل کیا جاتا، جس طرح سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے مسیلمہ کذاب اور اس کے ساتھیوں کو کیفر کردار تک پہنچا دیا تھا۔'' (علماء احناف اور تحریک مجاہدین ص ۵۱، ۵۳ ملخصاً)

ملکہ وکٹوریہ، ملکہ معظمہ ہے:

سوال (۵)......سبحان اللہ! کیا ہر جواب باحوالہ ہے اور کیسی گھر کی شہادتیں پیش کی جا رہی ہیں، یہ کتنی دکھ دینے والی بات ہے کہ مسلمانوں میں فتنہ ڈالا جائے، ہر گھر اور مسجد کو میدان جنگ بنا دیا جائے صرف کافر حکومت کی خوشی کیلئے اور ائمہ مجتہدین کو دین کے ٹکڑے کرنے والے اور مقلدین کو مشرک اور بدعتی کہتے ہیں، الفتنة اشد من القتل کی وعید کا ان کو ذرہ بھر خوف نہیں ہے۔

جواب......اس فرقے کا پہلا قدم اسلاف امت کے خلاف بدگمانی ہے اور دوسرا قدم اکابر اسلام پر بدزبانی، ان کی تقریر اور مناظرہ اِذَا خَاصَمَ فَجَرَ کی زندہ تصویر ہے، ان کی تحریر لَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الأُمَّةِ اَوَّلَهَا کا کامل نمونہ ہوتی ہے۔ سیدنا امام ابو حنیفہؒ کو امام اعظم کہنا ان کے ہاں شرک ہے، مگر ملکہ وکٹوریہ کو ملکہ معظمہ کہنا عین توحید۔

چنانچہ ان کی جماعت کے نمائندہ علماء نے جو سپاس نامہ ملکہ وکٹوریہ کو پیش کیا وہ یہ ہے:

بحضور فیض گنجور کوئین وکٹوریہ دی گریٹ قیصرۂ ہند بارک اللہ فی سلطنتها!

ہم ممبران گروہ اہلحدیث اپنے گروہ کے کل اشخاص کی طرف سے حضور والا کی خدمت عالی میں جشن جوبلی کی دلی مسرت سے مبارکباد عرض کرتے ہیں، آپ کی سلطنت میں جو نعمت مذہبی آزادگی (ترک تقلید) کی حاصل ہے اس سے یہ گروہ اپنا خاص نصیبہ اٹھا رہا ہے، وہ خصوصیت یہ ہے کہ یہ مذہبی آزادی اس گروہ کو خاص اس سلطنت میں حاصل ہے، بخلاف دوسرے اسلامی فرقوں کے انکو اور اسلامی سلطنتوں میں بھی یہ آزادی حاصل ہے، اس خصوصیت سے یہ یقین ہو سکتا ہے کہ اس گروہ کو اس سلطنت کے قیام واستحکام سے زیادہ

مسرت ہے اور ان کے دل سے مبارک باد کی صدائیں زیادہ زور کے ساتھ نعرہ زن ہیں۔
(اشاعت السنۃ ج ۹/ص ۲۰۶)

انگریزی گورنمنٹ ہم پر خدا کی رحمت ہے:

سوال (۶). ہائے افسوس! آنحضرت ﷺ قیصر کی ہلاکت کی پیشگوئی فرمائیں اور یہ اسکی حکومت کیلئے برکت اور استحکام کی دعائیں کریں اور اسلامی حکومتوں کے مقابلہ میں کافر حکومت کی تعریفیں کریں۔

جواب. جی! اس میں کیا شک ہے، میاں نذیر حسین دہلوی نے حرم پاک میں کھڑے ہو کر حرمین شریفین کی اسلامی حکومت کے مقابلہ میں کہا تھا ''انگریزی گورنمنٹ ہندوستان میں ہم مسلمانوں پر خدا کی رحمت ہے۔ (الحیات بعد الممات صفحہ ۱۶۲)

سوال (۷) اس سے معلوم ہو گیا کہ تقلید کا انکار کرنے والا یہ مستقل فرقہ ملکہ وکٹوریہ کی باقیات میں سے ہے۔

جواب جس طرح مرزا کادیانی نے دعویٰ نبوت قسط وار کیا تھا پہلے غیر تشریعی نبوت بمعنی محدثیت، پھر ظلی نبوت، بروزی نبوت اور پھر حقیقی نبوت، ان لوگوں نے بھی تقلید کا انکار قسط وار کیا، سب سے پہلی کتاب تقلید کے رد میں میاں نذیر حسین صاحب نے لکھی، اس میں تحریر فرماتے ہیں "باقی رہی تقلید وقت لاعلمی سو یہ چار قسم ہے۔ قسم اول واجب ہے اور وہ مطلق تقلید ہے مجتہد کی، مجتہد اہل السنۃ کی لاعلی التعیین جس کو شاہ ولی اللہؒ نے عقد الجید میں کہا ہے کہ یہ تقلید واجب ہے اور صحیح ہے باتفاق امت (معیار الحق صفحہ ۴۴) شاہ صاحب کی عبارت یہ ہے'' تقلید واجب ہے جو دلالتاً (یعنی ماہر شریعت کی رہنمائی میں) اتباع روایت (قرآن وسنت کی پیروی ہے) تفصیل اس کی یہ ہے کہ کتاب وسنت سے ناواقف جواز خود تتبع اور استنباط احکام نہیں کرسکتا اس کا یہ فرض ہے کہ کسی فقیہ سے پوچھے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس مسئلہ میں کیا حکم دیا ہے۔ جب بتادے تو اس کی اتباع کرے خواہ وہ صریح نص سے ماخوذ ہو یا اس سے مستنبط ہو یا کسی نص پر قیاس ہو، ان میں سے ہر ایک

، اگرچہ ولاتاً ہی سبھی آنحضرت ﷺ کی طرف ہی رجوع ہے اور اسکی صحت پر امت کا یکے بعد دیگرے اتفاق ہے بلکہ ساری ہی امتیں اپنی شریعتوں میں متفق ہیں۔ (عقد الجید ص ۱۲۰، ۱۲۱) گویا جس طرح توحید، رسالت، قیامت وغیرہ تمام شریعتوں کے متفقہ مسائل ہیں اسی طرح عامی کو مسائل اجتہادیہ میں مجتہد کی تقلید کرنا سب کا متفق علیہ مسئلہ ہے۔

میاں صاحب کی علمی خیانت

یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ جناب میاں نذیر حسین صاحب نے شاہ ولی اللہؒ کی اصل عربی عبارت میں بھی لاعلی التعیین کا لفظ اپنی طرف سے بڑھا دیا ہے اور اردو میں بھی یہ قید اپنی طرف سے بڑھائی ہے جو بہت بڑی علمی خیانت ہے اور علماء کی شان سے بہت بعید ہے۔

غیر مقلدین کی ہٹ دھرمی اور انکار حدیث کے حیلے:

سوال (۸) بڑی حیرت کی بات ہے کہ اتنا بڑا ذمہ دار آدمی ایسی خیانت کر رہا ہے کیا یہ اتفاقاً ہو گئی یا ان کی عادت ہے؟

جواب۔ اجی! اتفاقیہ کیوں ہو گئی، اسی پر مذہب کی بنیاد ہے: چنانچہ مولانا موصوف لکھتے ہیں کہ قتادہ نے امام بخاریؒ کو دیکھ کر کہا کہ اس کو امام احمد سمجھ لو (معیار الحق ص ۲۶) حالانکہ قتادہ ۱۱۸ھ میں فوت ہو چکے تھے اور امام بخاری ۱۹۴ھ میں پیدا ہوئے تو وہ ان کے بارے میں کیسے رائے دے سکتے تھے۔ یہاں تو میاں صاحب نے شاہ صاحب کی عبارت میں ایک جملہ بڑھایا ہے، مگر صفحہ ۳۵ پر تو ایک پوری کتاب "القول السدید" ان کے ذمہ لگا دی ہے جو ان کی ہرگز نہیں، یہ حضرات ایسی حرکتیں حدیث رسول اللہ ﷺ میں بھی کرتے ہیں۔ معیار الحق صفحہ ۲۱۹ پر حدیث کے الفاظ یہ ہیں میلین او ثلاثۃ .جس کا صحیح ترجمہ دو میل یا تین تھا مگر میاں صاحب ترجمہ کر رہے ہیں دو تین کوس، کس طرح دو میل کو دو میل بنا لیا۔ معیار الحق صفحہ ۲۲۵ پر ایک صحیح حدیث کو جھوٹا کرنے کیلئے میاں صاحب نے سلیمان الاعمش جو نہایت ثقہ راوی ہے اور سب صحاح ستہ والوں کا اجماعی شیخ ہے، سلیمان

بن ارقم بنادیا اور اس طرح صحیح حدیث کو ضعیف کہہ کر ماننے سے انکار کر دیا اور ایک سند میں راوی خالد بن الحارث تھا جو ثقہ تھا اور حدیث صحیح تھی مگر حدیث رسول کے انکار کے شوق میں خالد بن الحارث کی بجائے خالد بن مخلد کا حال لکھ کر حدیث کو ضعیف بنادیا اور صحیح حدیث کو ماننے سے اس طرح انکار کر دیا۔ اسی طرح صفحہ ۲۳۴ پر ایک حدیث کا انکار کرنے کے شوق میں اسامہ بن زید اللیثی کو اسامہ بن زید العدوی بنایا، یہ محض سینہ زوری ہے۔ کاش! احناف کی ضد میں یہ رسول دشمنی سے احتراز کرتے۔

حکومت برطانیہ کی طرف سے انعام:

سوال (۹)...... اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں ضد بھی بری بلا ہے کیا کسی اور نے بھی اس تقلید کو واجب لکھا ہے؟

جواب...... جی ہاں! مولانا محمد حسین بٹالوی وکیل اہلحدیث ہند جنہوں نے پوری جماعت کی طرف سے ایک رسالہ شائع کیا ''الاقتصاد فی مسائل الجہاد'' جس میں انگریزوں سے جہاد کو حرام قرار دیا۔ البتہ مسلمانوں میں افتراق اور شقاق پیدا کرنے کیلئے چیلنج بازی اور اشتہار بازی کا آغاز کیا اور بقول مولانا مسعود عالم ندوی غیر مقلد، ان خدمات کی بنا پر ان کو حکومت برطانیہ نے جاگیر سے بھی نوازا۔

سوال (۱۰)...... مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی تقلید کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب...... مولانا فرماتے ہیں ''تقلید واجب جو درحقیقت روایت کی پیروی ہوتی ہے، جس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ ایک شخص قرآن وحدیث سے بے خبر ہے، اپنے آپ قرآن حدیث سے مسائل نہیں نکال سکتا اس کا یہی کام ہے کہ وہ کسی مجتہد سے سوال کرے کہ اس مسئلہ میں خدا اور رسول کا کیا حکم ہے، جب وہ اس کو حکم بتادے صریح نص سے ثابت ہو خواہ اس سے استنباط کیا گیا ہو تو وہ اس کی پیروی کرے۔ اس تقلید کا رجوع روایت آنحضرت ﷺ کی طرف ہے اور اس کے صحیح ہونے پر ہر زمانہ کا اتفاق چلا آیا ہے۔'' (اشاعت السنۃ النبویہ ج ۱۱/ص ۳۱۶) دلیل اس تقلید کے جواز پر یہ ہے کہ صحابہ وغیرہ بلا ذکر دلیل اقوال خود

فتویٰ دیا کرتے تھے اور لوگ بلا انکار ان کی پیروی کرتے تھے۔ (ایضاً ج ۱۱/ص ۳۱۲) اس تقلید کے جواز پر سب شریعتوں کا اتفاق ہے اور اسلام میں بھی عہد نبوی اور عہد صحابہ سے بلانکیر متوارث ہے چنانچہ مولانا موصوف لکھتے ہیں "ایسی تقلید آنحضرت ﷺ کے عہد سے متوارث چلی آئی ہے ایسی تقلید ہمیشہ کیلئے ایک کی ہو یا کبھی کسی کی اور کبھی کسی کی اس میں کوئی فرق نہیں۔" (اشاعۃ السنۃ ج ۱۱/ص ۳۱۵)

پیرزال قحبہ کو طلاق:

سوال (۱۱)...... یہ تو تقلید کے بارے میں نہایت صاف اور واضح ثبوت ہے اور ہر بات باحوالہ ہے۔

جواب...... ہاں ! مولانا موصوف مزید فرماتے ہیں "ہمارے بھائیوں میں اب ترک تقلید اور عمل بالحدیث میں غلو ہو گیا ہے اور افراط شدید نے ان پر غلبہ اور تسلط پایا، وہ تقلید کا نام سن کر ایسے چونک پڑتے ہیں جیسے آگ کا ڈرا ہوا کرمک شب تاب کو دیکھ کر ڈر جاتا ہے اور ترک تقلید کے نشہ میں ایسے سرشار ہیں کہ محل ضرورت تقلید میں بھی کسی کی تقلید جائز نہیں سمجھتے اور اپنے فکر نارسا اور اجتہاد ناروا سے کام لیتے ہیں۔ تقلید کو بلا استثناء صلوتیں سناتے ہیں اور مقلدین کو برملا برائی سے یاد کرتے ہیں۔" (اشاعۃ السنۃ ج ۱۱/ص ۳۰۳) نیز لکھتے ہیں "ایک صاحب فرماتے ہیں اب لوگ اللہ کے فضل سے اس پیرزال قحبہ کو طلاق دے چکے ہیں اس سے نکاح کا دوبارہ کوئی طالب نہیں۔" (ایضاً صفحہ ۳۰۴) نیز فرماتے ہیں "کہ ہمارے خواص کا ترک تقلید میں غلو ثابت ہے تو اس سے عوام کا غلو کا اندازہ بخوبی ہو سکتا ہے لہٰذا اس غلو کا تدارک بھی ایک بڑا بھاری فرض ہے۔" (ایضاً ج ۱۱/ص ۳۰۶) کیا ہے کوئی فرض شناس غیر مقلد؟

سوال (۱۲)...... کس قدر صاف بات ہے اگر غیر مقلد علماء فرض شناسی کا ثبوت دیں تو امت سے فتنہ مٹ سکتا ہے۔

جواب...... مولانا موصوف تو یہاں تک فرماتے ہیں "ہمارے بعض لوگ

غیر مقلد بے لگام ہو جاتا ہے:

سوال (۱۷)...... عجیب بات ہے کہ مولانا داؤد غزنوی بھی اس حقیقت کے معترف ہیں کہ غیر مقلد بے لگام ہو جاتا ہے۔

جواب...... ہاں! مولانا داؤد غزنوی فرماتے ہیں'' یہ ایک عجیب بات ہے کہ اہلحدیث عموماً نہایت متشدد ہوتے ہیں اور تھوڑی سی بات پر سخت سے سخت نکتہ چینی کے خوگر'' (داؤد غزنوی ص ۱۸) اور فرماتے ہیں'' ائمہ دین نے جو دین کی خدمت کی ہے امت قیامت تک ان کے احسان سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتی۔ ہمارے نزدیک ائمہ دین کیلئے جو شخص دل میں سوءظن رکھتا ہے یا زبان سے ان کی شان میں بے ادبی اور گستاخی کے الفاظ استعمال کرتا ہے یہ اس کی شقاوت قلبی کی علامت ہے اور میرے نزدیک اس کے سوئے خاتمہ کا خوف ہے۔ ہمارے نزدیک ائمہ دین کی ہدایت و درایت پر امت کا اجماع ہے۔'' (داؤد غزنوی صفحہ ۳۷۲)

سوال (۱۸)...... اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ادب کی توفیق عطا فرمائیں۔ کیا ان کے علاوہ بھی کسی عالم نے تقلید کو واجب کہا ہے؟

جواب...... جی ہاں! مولانا ثناء اللہ امرتسری نے اپنے ''اخبار اہلحدیث'' میں، مولوی ابوالحسن نے ''الظفر المبین'' صفحہ ۲۶ پر اور مولوی مستری نور حسین گرجاکھی نے اپنی کتاب ''ارکان اسلام'' میں میاں نذیر حسین کی عبارت تحریر فرمائی ہے، ان سب علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ مطلق تقلید واجب ہے۔

سوال (۱۹)...... اگر زمانہ حال کے غیر مقلدین ان علماء کی تصریحات کا خیال کرتے تو یہ بے ادبی گستاخی ان میں راہ نہ پاتی۔

جواب...... بالکل ٹھیک ہے، میاں صاحب تو اپنے اساتذہ مولانا شاہ ولی اللہ صاحب، مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب، جناب مولانا شاہ محمد اسحاق قدس اسرار ہم اور ان کے خاندان کا بہت ادب کرتے تھے، اکثر قرآن وحدیث کے ترجمے کے موقع پر

فرماتے مجھ سے اس کا مقراضی ترجمہ سنو جو ہمارے بزرگوں سے سینہ بسینہ چلا آتا ہے اور بیان مسائل میں بھی ان ہی بزرگوں کے اقوال سے سند لاتے اور فرماتے۔ ہمارے حضرات یوں فرماتے ہیں: اس پر کوئی آزاد طبع طالب علم اگر یہ کہہ دیتا کہ حضرات کا کہنا سند نہیں ہو سکتا جب تک قرآن و حدیث سے سند نہ دی جائے تو بہت خفا ہو کر فرماتے: مردود! کیا یہ حضرات گھس کٹے تھے ،ایسی ہی اڑان گھائی اڑاتے تھے (الحیات بعد الممات ص ۳۰۳)

سوال (۲۰)...... اللہ اکبر! قرآن و حدیث کی سند مانگنے والے پر خفا ہونا اسے بے ادب، آزاد طبع اور مردود کہنا اساتذہ کی علمی عظمت و غیرت کی بنا پر تھا تو ائمہ اربعہ بھی آخر گھس کٹے تو نہ تھے۔ کاش! ان حضرات کا ادب بھی دل میں آ جائے تو بہت سے اختلافات مٹ جائیں۔ آپ سب باتیں باحوالہ سمجھا رہے ہیں، ماشاء اللہ یہ فرمایئے کہ تقلید شخصی کے بارے میں ان حضرات نے کیا کہا؟

جواب ...... برادرم! میاں نذیر حسین صاحب نے بحث تقلید کو شاہ ولی اللہؒ کے نام سے شروع کیا ہے اس لئے میرا بھی خیال ہے کہ پہلے شاہ صاحبؒ کی بات ہی گوش گزار کروں۔ فرماتے ہیں کہ ''اس میں شک نہیں کہ ان چار مذاہب کی تقلید کے جائز ہونے پر آج تک امت کا اجماع ہے اس لئے کہ یہ مدون ہو کر تحریری شکل میں موجود ہیں اور اس (تقلید) میں جو (دینی) مصلحتیں ہیں وہ بھی کسی سے پوشیدہ نہیں خصوصاً اس زمانہ میں کہ جب ہمتیں پست ہو گئی ہیں اور خواہشات لوگوں کے نفوس میں سرایت کر چکی ہیں اور صاحب رائے اپنی ہی رائے پر نازاں ہے۔ (حجۃ اللہ البالغہ ج ۱/ص ۱۵۳)

الی یومنا ھذا آج تک کے لفظ سے ثابت ہو گیا کہ ائمہ اربعہ سے آج تک کسی نے تقلید کا انکار نہیں کیا۔

پھر فرماتے ہیں ''سو اگر کوئی بے علم انسان ہندوستان (پاکستان) یا ماوراء النہر شہر کے علاقہ میں ہو اور اس مقام پر کوئی شافعی، مالکی، حنبلی عالم نہ ہو اور ان مذاہب والوں